14073 ـ نماز کی تیار کے لیے جمعہ کا غسل کرنا سنت ہے

سوال

کیا جمعہ کے لیے نماز فجر سے قبل واجب غسل کرنا ہی کافی ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جمعہ کے دن نماز جمعہ کی تیاری کے وقت غسل کرنا سنت ہے، اور افضل یہ ہے کہ یہ مسجد جانے کے وقت کیا جائے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے جائے تو غسل کرے "

صحیح بخاری الجمعۃ حدیث نمبر (882) یہ الفاظ بخاری کے ہیں، صحیح مسلم الجمعۃ حدیث نمبر (845).

اور اگر اس نے دن کی ابتدا میں غسل کر لیا ہو تو کافی ہے، کیونکہ جمعہ کے روز غسل کرنا سنت مؤکدہ ہے، اور بعض اہل علم اسے واجب کہتے ہیں، اس لیے جمعہ کے روز غسل کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے، اورافضل یہ ہے کہ جب جمعہ کے لیے جانے لگے تو غسل کرے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

کیونکہ ایسا کرنا صفائی کے لیے زیادہ بہتر ہے، اور کریہہ قسم کی بدبو کو ختم کرنے کے لیے زیادہ صحیح ہے، اس کے ساتھ ساتھ خوشبو اور بہتر لباس کا اہتمام کیا جائے، اسی طرح اسے چاہیے کہ وہ جب جمعہ کے لیے جائے تو خشوع کا خیال رکھے، اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے، اس لیے کہ قدموں کے ساتھ خطائیں معاف ہوتیں اور اللہ تعالی درجات بلند فرماتا ہے.

لہذا اسے خشوع کا خیال رکھنا چاہیے، اورجب مسجد پہنچے تو دایاں پاؤں اندر رکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ پر درود پڑھ اور بسم اللہ کہہ کر یہ دعا پڑھے:

اعوذ باللہ العظیم و بوجھہ الکریم و سلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم، اللہم افتح لی ابواب رحمتك.

پھر اس کے مقدر میں جتنی نماز ہو وہ ادا کرے، اور دو اشخاص کے مابین تفریق نہ کرے، اس کے بعد بیٹھ کر تلاوت کرے یا پھر ذکرو استغفار کرتے ہوئے یا پھر خاموشی کے ساتھ امام کا انتظار کرے، اور جب امام خطبہ دے تو بالکل

خاموشی سے سنے، اور پھر امام کے ساتھ نماز ادا کرے.

اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس نے خیر عظیم کا عمل کیا.

صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے غسل کیا اور جمعہ کے لیے آیا اور اللہ تعالی نے اس کے مقدر میں جتنی نماز رکھی تھی وہ ادا کی پھر خاموشی سے امام کا خطبہ سنا حتی کہ خطبہ سے فارغ ہوا اور پھر اس کے ساتھ نماز ادا کی تو اس جمعہ اور اس سے قبل جمعہ کے مابین اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اور اس سے تین یوم کے زیادہ "

صحیح مسلم الجمعة حدیث نمبر (1418).

یہ اس لیے کہ ایك نیکی دس نیکیوں کی مثل ہے.

واللہ اعلم .